روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 2 اگست 2001ء 11 جمادی الاول 1422 ہجری - 2 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 173

راہ ہدایت

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن کے مطابق بات کی سچ کہا- اور جس نے اس پر عمل کیا اجر کا مستحق ہوگیا- جس نے اس کی روشنی میں فیصلہ کیا عدل کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی-

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فضل القرآن حدیث نمبر 2831)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگرچہ ہر یک الہام الٰہی یقین دلانے کے لئے ہی آیا تھا لیکن قرآن شریف نے اس اعلیٰ درجہ یقین کی بنیاد ڈالی کہ بس حد ہی کر دی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پہلے جتنے الہام خدا کی طرف سے نازل ہوئے وہ صرف شہادت واقعہ کی ادا کرتے رہے- اور ان کی ساری طرز منقولات کی طرز تھی اور اسی باعث سے وہ آخر میں بگڑ گئے- اور خود غرضوں اور خود پرستوں نے کچھ کا کچھ سمجھ لیا- لیکن قرآن شریف کی تعلیم نے عقل کا بھی سارا بوجھ آپ ہی اٹھا لیا- اور انسان کو ہر یک طرح کی مشکلات سے خلاصی بخشی- آپ ہی مخبر صادق ہو کر الٰہیات کے واقعات کی خبر دی- اور پھر آپ ہی عقلی طور پر اس خبر کو بپایۂ ثبوت پہنچایا- جو شخص دیکھے اسے معلوم ہو کہ قرآن شریف میں دو امر کا التزام اول سے آخر تک پایا جاتا ہے- ایک عقلی وجوہ اور دوسری الہامی شہادت- یہ دونوں امر فرقان مجید میں دو بزرگ نہروں کی طرح جاری ہیں- جو ایک دوسرے کے محاذی اور ایک دوسرے پر اثر ڈالتے چلے جاتے ہیں- عقلی وجوہ کی جو نہر ہے- وہ یہ ظاہر کرتی گئی ہے کہ یہ امر ایسا ہونا چاہئے- جو اس کے مقابلہ پر الہامی شہادت کی نہر ہے- وہ بزرگ اور راستباز مخبر کی طرح یہ دلوں کو تسلی بخشتی گئی ہے کہ واقعہ میں بھی ایسا ہی ہے- اور طرز فرقانی سے جو طالب حق کو حق کے معلوم کرنے میں آسانی ہے- وہ بھی ظاہر ہے- کیونکہ پڑھنے والا فرقان مجید کا ساتھ ساتھ دلائل عقلی کو بھی معلوم کرتا جاتا ہے- ایسے دلائل کہ جس سے زیادہ تر محکم دلائل کسی دفتر فلسفی میں مرقوم نہیں- جیسا کہ ہم اس دعوے کو اسی کتاب کی فصل اول میں ثابت کریں گے- اور پھر دوسری طرف الہام الٰہی سے شہادت واقعہ پا کر اعلیٰ درجہ یقین کو پہنچ جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس کو مفت ملتا ہے جو دوسرے شخص کو ساری عمر کی مغز خواری اور جان کنی سے بھی نہیں مل سکتا- پس ثابت ہوا کہ یقینی اور کامل اور آسان ذریعہ شناخت اصول حقہ کا اور ان سب عقائد کا کہ جن کے علم یقینی پر ہماری نجات موقوف ہے- صرف قرآن شریف ہے- اور یہی ثابت کرنا تھا-

(براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 80)

ولادت باسعادت

☆ عزیزم مکرم مرزا محمود احمد صاحب اور عزیزہ امۃ العلی زینو بیہ صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 24 جولائی کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے- حضور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت بچہ کا نام "مرزا طلحہ احمد" عطا فرمایا ہے-

عزیز نومولود مکرم مرزا مجیب احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پوتا اور محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب (مرحوم) کا نواسہ ہے-

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز نومولود کو باعمر سعادت مند- خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے-

نمایاں کامیابی

☆ مسز رفعت اقبال صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ لکھتی ہیں- میری بھتیجی عزیزہ ہدیٰ ہارون بنت ڈاکٹر ہارون شریف رندھاوا نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرگودھا بورڈ کے میٹرک کے امتحان منعقدہ 2001ء کے سائنس گروپ میں 767/850 نمبر لے کر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے- عزیزہ ہدیٰ کو مورخہ 20 جولائی 2001ء کو سیکنڈری بورڈ سرگودھا میں منعقدہ ایک پروقار تقریب میں چیئرمین سرگودھا بورڈ نے کانسی کا تمغہ پہنایا اور میرٹ سرٹیفکیٹ سے نوازا- عزیزہ ہدیٰ ڈاکٹر محمد شریف رندھاوا فیکٹری ایریا ربوہ کی پوتی اور مکرم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب صدر عمومی ربوہ کی بھانجی ہے- درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے-

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فارماسسٹ کی آسامی

☆ فضل عمر ہسپتال میں فارماسسٹ کی آسامی خالی ہے- جو امیدوار خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں امیر صاحب ضلع / صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے درج ذیل دستاویزات کے ساتھ بنام ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

قانون شریعت، قانون اخلاق، قانون تمدن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

''انبیاء کے ذریعہ سے دنیا میں جو تکمیل ہوئی ہے وہ کم وبیش تین طرح ظاہر ہوتی ہے ایک قانون شریعت کے ذریعہ سے' دوسرے قانون اخلاق کے ذریعہ سے' تیسرے قانون تمدن کے ذریعہ سے- قرآن کریم چونکہ اعلیٰ اور اکمل کتاب ہے اس نے ان تینوں شقوں کو بیان کیا ہے- قانون شریعت اور قانون اخلاق کو مکمل طور پر اور قانون تمدن کو اصولی طور پر- کیونکہ قانون تمدن میں انسان کو بہت سے اختیارات دیئے گئے ہیں- قانون اخلاق کے متعلق قرآن شریف نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ اخلاق فاضلہ درحقیقت نام ہے طبعی جذبات کو صحیح استعمال کرنے کا- پس طبعی جذبات کو ماردینا یا حد سے زیادہ ان میں منہمک ہوجانا یہ اخلاقی گناہ ہوتا ہے جو طبعی جذبات کو مارنا چاہتا ہے وہ قانون قدرت کا مقابلہ کرتا ہے جو طبعی جذبات کے پورا کرنے میں منہمک ہوجاتا ہے وہ اپنی روح کو بھول جاتا ہے اور مذہب کو نظرانداز کردیتا ہے اور یہ دونوں باتیں خطرناک ہیں تم قانون قدرت کو بھی نہیں کچل سکتے اور تم قانون شریعت کو بھی نہیں کچل سکتے- اسی اصل کے ماتحت قرآن کریم فرماتا ہے کہ دنیا میں تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ وہ انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں- ہاں صرف اس صورت اور اس شکل میں ان کے استعمال پر حد بندی لگائی جاتی ہے جس صورت اور جس شکل میں وہ انسان کے لئے مضر ہوجاتی ہیں- اس قانون کے ماتحت اسلام کے رو سے شادی نہ کرنا نیکی نہیں گناہ ہے کھانے پینے اور پہننے کے متعلق طیب چیزوں کا استعمال نہ کرنا نیکی نہیں گناہ ہے کیونکہ اس میں قانون قدرت کی ہتک اور اس کا مقابلہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی ناشکری ہے لیکن انہی چیزوں میں پڑجانا اور ان کے استعمال میں غلو اور اسراف سے کام لینا یہ بھی گناہ ہے- کیونکہ اس طرح انسان اپنی روح کو بھول جاتا ہے اور اصل مقصد انسانی زندگی کا روح کو کامل کرنا ہی ہے جس طرح وہ شخص گنہگار ہے جو کام ہی کرتا رہتا ہے اور کھانا نہیں کھاتا کیونکہ وہ مرجائے گا اور اس کا کام مکمل نہیں ہوگا- اسی طرح وہ شخص بھی گنہگار ہے جو کھانا ہی کھاتا رہتا ہے اور کام نہیں کرتا- کیونکہ وہ شخص ذرائع کے پیچھے پڑجاتا ہے اور مقصود کو بھول جاتا ہے- بغیر ذرائع کے مہیا کرنے کے مقصد حاصل نہیں ہوتا اور بغیر صحیح مقصد کو پیش نظر رکھنے کے صحیح ذرائع مہیا نہیں کئے جاسکتے ہیں-''

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 319)

احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن (سیرالیون) کا کھیلوں کے مقابلوں میں ایک نیا اعزاز

رپورٹ: طارق محمود جاوید صاحب- امیر ومربی انچارج سیرالیون

فریٹاؤن میں احمدیہ سیکنڈری سکول 1923ء میں شروع کیا گیا- اس وقت سے اب تک اس سکول کو فری ٹاؤن میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے- اس وقت اس سکول میں تین ہزار سے زائد طلباء وطالبات صبح وشام دوباریوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو اپنے جوہر تعلیم کے علاوہ کھیل کے میدانوں میں بھی دکھاتے ہیں جس کا مظاہرہ امسال بھی نیشنل سٹیڈیم فری ٹاؤن میں دیکھنے میں آیا- سیرالیون کے مغربی علاقے کے سیکنڈری سکولز کے ٹریک اینڈ فیلڈ کے مقابلے 23تا25اپریل 2001ء نیشنل سٹیڈیم فری ٹاؤن میں ہوئے- افتتاح کے لئے عزت مآب ڈاکٹر الفائی دوری وزیر تعلیم وکھیل، نائب وزیر تعلیم وکھیل جناب عباس کولر، مسٹر بریڈمین بینکاکو صدر سیرالیون ایتھلیٹک یونین، ڈپٹی ڈائریکٹر سپورٹس مسٹر ایم- اے- کمارا وغیرہ تشریف لائے-

احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کیلئے یہ کھیل ایک نئی شہرت لے کر آئے کیونکہ سکول ہذا نے فٹ بال، والی بال (طلباء وطالبات ہر دو) کے علاوہ ٹریک کے بھی اکثر مقابلے جیت کر تمام کی تمام آٹھوں ٹرافیاں اور بہت سے انفرادی میڈلز حاصل کر کے تمام سکولوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی-

تھامس کوکر نے 43.53 سیکنڈز میں چار سو میٹر کا فاصلہ طے کر کے داد وصول کی جب کہ جبریل بنگورہ نے 100 میٹر کا فاصلہ 10.54 سیکنڈ میں طے کر کے نیا ریکارڈ قائم کیا- نیز A.B.S.Kamara اور میمی کو نے لاہوں نے شاندار انداز میں اپنے ٹائٹل کا دفاع کیا-

سکول کی شاندار کارکردگی مجموعی نتیجہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیہ سکول نے 395 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی جب کہ دوسرے نمبر پر آنے والے سکول سینٹ ایڈورڈ سکول نے صرف 225 نمبر حاصل کئے-

اختتامی تقریب میں نیشنل سپورٹس کونسل کے قائم مقام ڈائریکٹر نے کہا کہ تمام سکولوں کو احمدیہ سکول کا تتبع کرنا چاہئے اور مسٹر ایم- پی- بائیو، پرنسپل سکول ہذا کی طرح محنت اور لگن سے سکول کے طلباء وطالبات کو مقابلوں کیلئے تیار کرنا چاہئے- نیز پرنسپل مسٹر ایم- پی- بائیو کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے قومی سطح پر اچھے کھلاڑی مہیا کرنے میں بہت تعاون کیا ہے- ملک کے بہترین اور تیز ترین دوڑنے والے جبریل بنگورہ اور امینہ کاریو دونوں احمدیہ سکول فری ٹاؤن سے تعلق رکھتے ہیں- یہی نہیں بلکہ قبل ازیں بھی یہ سکول اچھے کھلاڑی مہیا کر چکا ہے جیسے الفا کمارا جو اس وقت امریکہ میں ہے اور فاطمہ بنگورہ جو فرانس میں ہے-

آخر پر ڈائریکٹر صاحب نے 8 بہترین کھلاڑیوں کو نیشنل لیول پر منعقد ٹریننگ کیمپ میں شامل ہونے کی دعوت دی تاکہ انہیں انٹرنیشنل مقابلوں میں بھجا جاسکے جو کہ امسال گیمبیا اور سینیگال میں ہو رہے ہیں- ان آٹھ کھلاڑیوں میں سے پانچ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ سکول کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے-

(الفضل انٹرنیشنل 6 جولائی 2001ء)

Moranga کینیا میں ایک خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر

رپورٹ: وسیم احمد چیمہ صاحب

مورانگا (Moranga) گاؤں نیروبی سے ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے- پانچ سے زائد کلومیٹر پر اس کی آبادی پھیلی ہوئی ہے- یہ علاقہ زیادہ تر عیسائیت کے قبضہ میں ہے- اس گاؤں میں اور کوئی بیت الذکر نہیں ہے- یہاں پہلے ہماری ایک کچی بیت تھی اور وہاں کے چیف نے اپنی جگہ جماعت کو بیت کے لئے دی ہوئی تھی- وہاں کا چیف عیسائی ہے- گزشتہ سال جماعت نے پہلی کچی بیت کے

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

ثریا غازی صاحبہ بنت حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب (لندن)

حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل

قسط دوم آخر

اگر مجھ سے کوئی کام کروانا ہوتا تو پوچھتے کہ کیسی طبیعت ہے تو مجھے فوراً پتہ چل جاتا کہ اباجان نے مجھے کوئی کام کہنا ہے لہٰذا میں پوچھتی اباجان بتائیے کیا کام ہے اس پر وہ ہنس پڑتے اور فرماتے کہ میری بیٹی بہت سمجھدار ہوگئی ہے اچھا فلاں کام کرنا ہے کرسکتی ہو۔ اباجان کوشش کرتے کہ ہر کام اپنے ہاتھ سے کریں کسی کو کام کہنا ان کی طبیعت کو گوارا نہ تھا۔ بہت کم گھر میں کوئی فرمائش کرتے اور جو کام ان کے لئے کیا جاتا اس کے لئے اسقدر احسان مندی کا اظہار فرماتے کہ ندامت محسوس ہونے لگتی۔ اباجان بہت صابر اور راضی برضا انسان تھے جس حد تک ممکن ہوتا اپنی تکلیف چھپانے کی کوشش کرتے۔ امی جان بتاتی ہیں کہ 1937ء میں اباجان کو گردے کی شدید تکلیف ہوئی۔ درد اتنی شدید تھی کہ اباجان زبان کو دانتوں میں اس قدر دباتے کہ خون نکلنے لگتا لیکن اف نہ کرتے۔ ایک ماہ تک سخت تکلیف میں مبتلا رہے اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے بغرض علاج آپ کو کشمیر بھجوایا اور مکرم حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب کو اباجان کے ہمراہ کردیا وہاں پر علاج کے سلسلے میں سونے کا کشتہ اور کچے باداموں کا شربت استعمال کروایا گیا اس کے علاوہ دال کی طرز کی ایک چیز جس کا نام کلتھ تھا ابال کردی جاتی تھی اس علاج سے بفضل تعالیٰ گردے کی درد بالکل ختم ہوگئی اور اباجان تین ماہ کے قیام کے بعد صحتیاب ہو کر واپس تشریف لائے اور پھر زندگی میں کبھی گردے کی تکلیف نہیں ہوئی۔

19 مارچ 1952ء کو میرا ایک چھوٹا بھائی عزیز احمد جس کی عمر بارہ تیرہ سال تھی اور آٹھویں جماعت کا سالانہ امتحان دے رہا تھا بقضائے الٰہی گاڑی کے نیچے آکر وفات پاگیا۔ ہمارا قیام ان دنوں راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں تھا مگر سکول گوجرانوالہ میں تھا اور روزانہ گوجرانوالہ جانا پڑتا تھا وہ اس صبح حسب معمول سکول جانے کے لئے راہوالی اسٹیشن پر گیا اس دن گاڑی دیر سے آئی تھی۔ اسلئے مین لائین پر گزاری گئی حالانکہ روزانہ گاڑی تیسری لائین پر آتی تھی۔ مگر عزیز احمد لاعلمی میں یہی سمجھتا رہا کہ گاڑی تیسری لائین پر گزر رہی ہے جب اس نے دوسری لائین عبور کرکے تیسرے پلیٹ فارم پر جانا چاہا تو گاڑی کی زد میں آگیا۔ اباجان کے لئے یہ صدمہ بڑا سخت ثابت ہوا بہت ضبط سے کام لیا مگر اس کا اثر دل پر پڑا اس واقعہ کے فوراً بعد اباجان کو بنگال بھجوا دیا گیا۔ جہاں پہلی دفعہ اباجان کو دل کا دورہ پڑا۔ بہت مدت تک اپنی بیماری کو گھر والوں سے چھپاتے رہے۔ بہت بعد میں جب اباجان بنگال سے واپس آچکے تھے۔ ایک دن سودا سلف لانے کے لئے بازار گئے۔ وہاں انہیں دل کا دورہ پڑا اور آپ زمین پر گر پڑے لوگوں نے اٹھا کر چارپائی پر ڈالا اور ڈاکٹر وغیرہ بلایا۔ جب کافی دیر آرام کرنے کے بعد طبیعت سنبھلی تو سودا سلف لے کر گھر واپس آگئے میری والدہ نے دیر سے آنے کا سبب پوچھا تو ٹال مٹول کردی۔ اسی دن شام کو امی جان کی ملنے والی ایک خاتون آئیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ آج صبح جب بازار سے گزر رہی تھیں تو انہوں نے دیکھا کہ مہاشہ صاحب بازار میں گرے پڑے تھے۔ اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے جب والدہ صاحبہ نے اباجان سے پوچھا تو فرمانے لگے کہ اس کے متعلق بتا کر آپ کو خواہ مخواہ پریشان کرنے کا کیا فائدہ تھا جیسا کہ میں پہلے ذکر کرچکی ہوں کہ پاکستان بننے کے بعد اباجان کافی عرصہ بنگال میں مقیم رہے۔ اس وقت ہم ذرا بڑے ہوچکے تھے اور اباجان کی کمی بہت محسوس ہوتی تھی جب قدم قدم پر مشکلات پیش آتی تھیں تو باپ کی غیر موجودگی کی وجہ سے محرومی کا احساس ہوتا۔ ایک دن میں نے بے چارگی کے عالم میں رو رو کر اباجان کو کسی صورت حال کے متعلق خط لکھا کہ اباجان اور لوگوں کے تو باپ یہاں موجود ہیں وہ ان کی سفارش کردیں گے ان کا کام ہوجائے گا مگر آپ سینکڑوں میل دور ہیں میری سفارش کون کرے گا۔ اباجان نے جواب میں لکھا کہ میری بیٹی کو شائد یہ معلوم نہیں کہ مربیان کی اولادوں کا باپ خلیفہ وقت ہوتا ہے میں دور بیٹھا ہوں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا مگر اللہ تعالیٰ فضل کرے گا تم حضرت مصلح موعود کے پاس چلی جاؤ اور ان سے مشورہ کرلو اور آئندہ بھی جب کبھی تمہیں میری کمی محسوس ہو تو فوراً حضور انور کے پاس چلی جایا کرو۔ میں نے حضرت اباجان کے مشورہ پر عمل کیا اور حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوگئی حضور نے مجھے تسلی دی۔ مشورہ بھی دیا اور دعا بھی کی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ میرا کام میری توقعات سے بڑھ کر احسن طریق سے انجام پذیر ہوا۔

بعض اوقات اپنے بچوں کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کردیتے۔ جب میں نے ارادہ کیا کہ میں لاہور جاکر C.T ٹریننگ لوں تو اباجان سے اجازت لینے کے لئے خط لکھا تو آپ نے صاف انکار کردیا اور سخت ناپسند فرمایا کیونکہ اباجان لڑکیوں کی ملازمت کرنے کے سخت خلاف تھے لہٰذا بار بار لکھنے کے باوجود اجازت نہ دی بالآخر میں نے اباجان کو لکھا کہ مجھے ربوہ کا پانی موافق نہیں آتا جس کی وجہ سے میری صحت کافی گر گئی ہے اس لیے مجھے ایک سال کے لئے لاہور جاکر پڑھنے کی اجازت دے دیں تاکہ آب و ہوا بدلنے سے میری صحت بحال ہو جائے اس پر انہوں نے مجھے اجازت تو دے دی لیکن وہاں سے خطوں کے ذریعے ہمیشہ اس بات کا احساس دلاتے رہے کہ میرا کوئی قدم ایسا نہ اٹھے جو کسی بھی رنگ میں جماعت یا خاندان کے لئے شرمندگی کا باعث بنے اس امر کو ہمیشہ ملحوظ رکھنے کی تاکید کی کہ بحیثیت ایک احمدی لڑکی میرے فرائض کیا ہیں۔

میری شادی جنوری 1958ء میں عبدالحمید صاحب غازی سے ہوئی۔ جو ان دنوں جدہ سعودی عرب میں مقیم تھے۔ میں ان کے ساتھ جدہ چلی گئی۔ میری سب سے بڑی بیٹی عزیزہ سمیعہ ناہید وسیم احمد جدہ میں پیدا ہوئی۔ میرے جدہ آنے پر میرے والدین بہت اداس تھے۔ مجھ پر بھی ان کی جدائی بے حد شاق تھی۔ چنانچہ ایک سال کے بعد میں انہیں ملنے واپس گئی پاکستان سے واپس آکر پھر اکتوبر 1959ء میں لنڈن آگئی۔ اباجان نے میرے میاں کے ساتھ انتہائی شفقت کا سلوک فرمایا۔ ان سے نہ صرف بہت محبت کی بلکہ ان کی بے حد عزت کرتے تھے لنڈن میں آکر ہمیں بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن ہر مشکل کے وقت اباجان کا تسلی کا خط آجاتا بہت دعائیں کرتے اور بڑی حوصلہ افزائی کرتے۔ میری بڑی پانچ بیٹیاں ان کی زندگی میں پیدا ہوئیں ہر بچی کی پیدائش پر اباجان کا اس قدر تسلی سے لبریز خط آجاتا کہ یوں لگتا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا سے بڑھ کر ہمیں ہی عزت دی ہے اور اپنی رحمت کو ہمارے گھر بھیجا ہے۔ مگر افسوس کہ میرے پیارے اباجان میرے بیٹے عزیزم خالد مجید کی پیدائش (10.6.71) سے قبل ستمبر 1968ء کو وفات پاگئے۔

اباجان کا سلوک میرے ننھیال سے نہایت اچھا تھا۔ میرے نانا جان حضرت منشی کرم علی صاحب کی وفات کے بعد میری نانی جان 15 سال یعنی اپنی وفات تک ہمارے گھر رہائش پذیر رہیں۔ اباجان ان کی بے حد عزت و تکریم کرتے اور خود حضرت اماں جی کہہ کر مخاطب کرتے اور ہم سب کو بھی بار بار تاکید کرتے کہ اماں جی کی دلجوئی اور آرام کا خاص خیال رکھیں۔ ایک دن اماں جی کو یہ کہتے سن لیا کہ منشی صاحب کی وفات کے بعد میرے پاس کان میں پہننے کے لئے کوئی زیور نہیں باوجود اپنی محدود آمدنی کے اباجان نے حضرت اماں جی کو سونے کی بالیاں بنوا کر دیں جب میں نانی اماں جی کی وفات کے بعد پاکستان گئی تو مجھے بڑے دکھ سے یہ واقعہ سنایا۔ نانی اماں جی بھی اباجان کی بہت عزت کرتیں اور اپنے بیٹے سے بڑھ کر محبت کرتیں وفات کے وقت بھی حضرت اباجان کا نام ہی ان کی زبان پہ تھا معلوم ہوتا تھا کہ وہ انتظار کررہی ہیں لیکن افسوس کہ اباجان ان کی وفات کے 5 منٹ بعد لاہور سے ربوہ پہنچے۔ اس طرح حضرت نانی اماں سے ان کی آخری ملاقات نہ ہوسکی۔

اباجان 1958ء میں بنگال سے واپس تشریف لاچکے تھے بہت عرصہ تک بہاولپور اور سندھ میں کام کیا لیکن آہستہ آہستہ اباجان کی صحت گر رہی تھی دل کی تکلیف کی وجہ سے ان کو دوالمیال ضلع جہلم میں متعین کردیا گیا۔ یکم ستمبر 1968ء کو دوپہر کے وقت اباجان ربوہ واپس تشریف لائے میری والدہ کو حیرت ہوئی کیونکہ وہ اس سے قبل یکم اگست کو بھی گھر آئے تھے اور تین چار دن رہ کر واپس تشریف لے گئے تھے امی جان کے استفسار پر صرف اتنا کہا کہ کوئی خاص بات نہیں دوائی ختم ہوگئی تھی۔ اگلے روز یعنی دو ستمبر کی صبح میرے سب سے چھوٹے بھائی نصیر احمد کے ایف اے کے امتحان کا نتیجہ نکلا سب کی توجہ اخبار کی طرف تھی شاید اباجان کو دل کی تکلیف تھی لیکن حسب معمول کسی کو بتایا نہیں۔ میرے بھائی نتیجہ دیکھ کر اخبار امی جان کے ہاتھ میں دے کر بیٹھک کے دروازے سے باہر دوسرے لڑکوں کے ہمراہ کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ اباجان نے پانی مانگا۔ امی جان نے پانی دیا اور پھر اخبار پڑھنے میں مصروف ہوگئیں۔ اباجان پانی پی کر اندر کی طرف چلے گئے۔ ایک لمحہ کے بعد امی جان نے اخبار پڑھتے پڑھتے نظر اٹھائی تو اباجان کو برآمدے میں کمرے کے دروازے کے باہر ہی چک کے ساتھ لگ کر بیٹھے دیکھا۔ امی جان گھبرا کر اٹھیں اور میرے بھائیوں کو آواز دی۔ وہ اور ان کے ساتھ اور لڑکے بھاگتے ہوئے اندر آئے۔ اباجان کو بستر پر لٹایا۔ اور ڈاکٹر کو بلانے کے لئے دوڑے۔ بڑی دوڑ دھوپ کے بعد لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ ملیں۔ انہوں نے معائنہ کرکے بتایا کہ مہاشہ صاحب تو تقریباً آدھ گھنٹہ پیشتر اس دنیائے فانی سے رخصت ہوچکے ہیں۔ ربوہ میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ دفاتر بند ہوگئے۔ ناظر صاحبان ہمارے گھر پہنچ گئے۔ اس دن کا الفضل اخبار تیار ہوچکا تھا پھر بھی اس میں فوری طور پر مختصری خبر دے دی گئی۔ اسی دن شام کو اباجان کو بہشتی مقبرہ قطعہ مربیان میں سپرد خاک کردیا گیا مگر ہمیں ان کی وفات کی خبر انگلستان میں تین دن بعد 5 ستمبر کو ملی۔ اباجان کی وفات کی خبر ملنے سے دو تین دن پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مکان کی چھت پر حضرت مصلح

موعود اپنے چند احباب کے ساتھ کھڑے ہیں چھت کافی بلند ہے اور مجھے سر اٹھا کر دیکھنا پڑ رہا ہے۔ اس چھت کے ساتھ لکڑی یا بانس وغیرہ کی سیڑھی لگی ہوئی ہے۔ ابا جان اس پر چڑھتے ہوئے اوپر کی طرف جا رہے ہیں۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ ابا جان کہیں سیڑھی سے گر نہ جائیں۔ ابا جان کا منہ اوپر کی طرف تھا اور سیڑھی پر چڑھتے چڑھتے وہ حضرت مصلح موعود کو بھی دیکھتے جا رہے تھے جو عین اس جگہ کھڑے تھے جہاں سیڑھی کا سرا چھت کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ حضرت مصلح موعود کے وہاں کھڑے ہونے کا انداز بھی ایسا تھا جیسے کہ وہ ابا جان کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس طرح میرے دیکھتے دیکھتے ابا جان سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ جاتے ہیں اور مجھے اطمینان ہو گیا کہ ابا جان خیریت سے اپنی منزل پر پہنچ گئے ہیں۔

حضرت ابا جان کی وفات کے بعد جب کہ ہمیں ابھی لندن میں اطلاع نہیں ملی تھی میرے بھائی محمد احمد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ابا جان ملے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں اور میری بیماری ختم ہو گئی ہے۔

مکرم سید اجمل صاحب نے جو محترمہ استانی سردار صاحبہ کے بیٹے ہیں اور انگلستان میں مقیم تھے اسی رات خواب میں دیکھا کہ ایک جنازہ ہے وہ کہتے ہیں کہ ان کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ایک بڑے شخص کا جنازہ ہے۔ دوسرے دن جب ان کو ابا جان کی وفات کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو رات کو ہی خواب میں دیکھ لیا تھا کہ کوئی بڑا آدمی اس دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔

میں جب 1972ء میں پاکستان گئی تو میری ایک عزیز سہیلی ناصرہ رحمان صاحبہ نے (جو کافی عرصہ تک نصرت گرلز سکول میں پڑھاتی رہی ہیں) مجھے اپنے بہنوئی کا ایک خواب سنایا انہوں نے کہا کہ جب مہاشہ صاحب نے وفات پائی تو ان کے بہنوئی ربوہ سے باہر غالباً منٹگمری کی طرف کہیں رہتے تھے جن کو میرے ابا جان کے نام کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے میری سہیلی ناصرہ رحمان صاحبہ سے پوچھا کہ مہاشہ محمد عمر صاحب کے نام کا کوئی شخص ہے یہ بات سن کر ناصرہ نے جواب دیا کہ ہاں وہ تو جماعت کے بڑے معروف مربی تھے۔ اور ان کی حال ہی میں وفات ہوئی ہے اس پر ان کے بہنوئی کہنے لگے کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان پر بڑی روشنی ہے اور ان روشنیوں کے درمیان سنہری حروف میں "مہاشہ محمد عمر" کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں حیران تھا کہ یہ کیا خواب ہے لیکن اب سمجھ آ گئی ہے کہ اس کا کیا مطلب تھا۔ میں جولائی 1966ء میں سات سال بعد پاکستان گئی میرے ساتھ میری بیٹیاں اور میرا بھائی محمد احمد صاحب بھی تھے۔ اس وقت ابا جان سکھر میں مقیم تھے۔ رات کے وقت جب گاڑی حیدر آباد کے اسٹیشن پر پہنچی تو ابا جان کو وہاں موجود پایا۔ آدھی رات گزر چکی تھی۔ ابا جان کے ساتھ بابو عبد الغفار صاحب بھی تھے جو اس وقت حیدر آباد جماعت کے پریذیڈنٹ تھے ابا جان سے ملاقات ہوئی۔ میرے ابا جان میرے بچوں کو پہلی دفعہ دیکھ رہے تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ ابا جان ہمارے ساتھ ہی ربوہ آئیں گے لیکن ابا جان نے فرمایا کہ اگرچہ میں تمہارے آنے کے موقعہ پر رخصت لے چکا تھا لیکن بابو عبد الغفار صاحب نے 15 دن کے لئے وقف عارضی کیا اور مجھے ساتھ چلنے کے لئے کہا لہٰذا میں انکار نہ کر سکا۔ اب چند دن باقی رہ گئے ہیں آپ لوگ ربوہ جائیں میں چند دن بعد آ جاؤں گا۔ ہمیں سخت مایوسی ہوئی۔ ابا جان کو ساتھ چلنے پر اصرار کیا حتی کہ بابو عبد الغفار صاحب نے بھی فرمایا کہ مہاشہ صاحب کوئی بات نہیں آپ کے بچے اتنی مدت بعد آئے ہیں آپ ان کے ساتھ چلے جائیں لیکن ابا جان نے فرمایا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں آپ کو درمیان میں چھوڑ کر چلا جاؤں میں انشاء اللہ جاؤں گا لیکن یہ کام ختم ہونے کے بعد چنانچہ ہم اکیلے ربوہ پہنچے اور ابا جان چند روز بعد تشریف لائے۔ لیکن چونکہ زیادہ چھٹیاں وہاں ہی گزار آئے تھے اس لئے ہمارے پاس بہت تھوڑا عرصہ رہ کر واپسی اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے بعد میں بابو عبد الغفار صاحب سے معلوم ہوا کہ ہماری گاڑی چلنے کے بعد ابا جان پر دل کا دورہ پڑا اور وہ کافی دیر تک پلیٹ فارم کے بنچ پر لیٹے رہے۔

میرے میاں عبد الحمید غازی صاحب بعد میں پاکستان آئے تو ابا جان کو ملنے کے لئے سیدھے کراچی سے سکھر گئے۔ ابا جان ان ایام میں مکرم محمد رفیع صاحب کے ہاں مقیم تھے۔ غازی صاحب کو وہاں جانے پر ابا جان کی علالت کا صحیح اندازہ ہوا ورنہ ابا جان تو ہمیشہ چھپاتے ہی رہے۔ ہمارے واپس آنے سے پیشتر ایک دفعہ ابا جان پھر ربوہ تشریف لائے ہماری واپسی کا سن کر خواہش کی کہ ہم کچھ عرصہ کے لئے اور رک جائیں لیکن ہمارا پروگرام بن چکا تھا۔ ابا جان نے جلدی واپسی ڈیوٹی پر جانا تھا۔ فرمایا میں تمہیں روہڑی کے اسٹیشن پر ملوں گا صبح کا وقت تھا۔ جب گاڑی اسٹیشن پر پہنچی تو ابا جان حسب وعدہ وہاں موجود تھے۔ یہ آخری ملاقات نہایت مختصر اور دلگداز تھی۔ وہ اچکن میں ملبوس تھے گلے میں مفلر لپیٹا ہوا تھا۔ ابا جان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اسٹیشن بالکل سنسان تھا۔ گاڑی چل پڑی ابا جان دیر تک اسٹیشن پر کھڑے ہاتھ ہلاتے رہے میں بھی گاڑی سے سر نکالے ابا جان کو دیکھتی رہی حضرت ابا جان کی یہ آخری تصویر میرے ذہن پر اسی طرح مرتسم ہے ان منٹ جیسے پتھر پر کندہ نقوش۔ اس کے بعد میں اپنے پیارے ابا جان سے پھر کبھی نہیں مل سکی وہ ہمیں ہمارے اور اپنے خالق و مالک کے سپرد کر کے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے۔

میرے پیارے ابا جان کو موت نے زیادہ مہلت نہ دی۔ 61 سال کی عمر میں وفات پائی۔

اے اللہ تو میرے پیارے ابا جان پر ہزاروں رحمتیں نازل فرما ان کے درجات بلند کر انہیں اپنا قرب عطا کر اور سب پسماندگان کو احمدیت کے سچے خادم اور خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے والے بنا دے آمین۔

تمباکو نوشی کی ممانعت

رانا مبارک احمد صاحب

الفضل میں بہت ہی مفید مضمون سگریٹ نوشی صحت کے لئے مضر ہے شائع ہوا ہے واقعی یہ حقیقت ہے کہ تمباکو نوشی یا سگریٹ نوشی سے نہ صرف مالی نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ جسمانی صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ دل کے اٹیک میں سگریٹ نوشی حصہ دار ہوتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی تمباکو نوشی ترک کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ کروائی ہے۔

آپ ارشاد فرماتے ہیں:

تمباکو نوشی کی مضرت

ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا اس کو آپ نے سنا فرمایا کہ "اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں۔ کہ اکثر نوعمر لڑکے نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔ فرمایا اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندورنی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ (دین) لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 110)

تمباکو نوشی مکروہ ہے

11 جولائی 1903ء دربار شام۔ تمباکو کے مضرات پر ایک مختصر مضمون پڑھا گیا (تمباکو کے مضرات کے متعلق ایک انگریزی ٹریکٹ مجلس میں پڑھا جا رہا تھ البدر جلد 2 نمبر 27 صفحہ نمبر 209 مورخہ 24 جولائی 1903ء) جس میں کل امراض کو تمباکو کا نتیجہ قرار دیا گیا تھا۔ اور تمباکو کی مذمت میں بہت مبالغہ کیا گیا تھا۔ اس کو سن کر حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کلام اور مخلوق کے کلام میں کس قدر فرق ہوتا ہے۔ شراب کے مضار اگر بیان کئے ہیں تو اس کا نفع بھی بتا دیا ہے اور پھر اس کو روکنے کے لئے یہ فیصلہ کر دیا۔ کہ اس کا ضرر نفع سے بڑھ کر ہے دراصل کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی نفع نہ ہو مگر مخلوق کے کلام کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اب دیکھ لو اس نے اس کے مضرات بتائے ہیں کسی ایک نفع کا بھی ذکر نہیں کیا۔ تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا۔ لیکن ہم اس کو مکروہ جانتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو آپ نہ اپنے لئے اور نہ صحابہؓ کے لئے کبھی اس کو تجویز کرتے بلکہ منع کرتے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 368)

تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کیا جائے

بانی سلسلہ جماعت احمدیہ نے مورخہ 21 مارچ 1903ء جب آپ سیر کر رہے تھے۔ تمباکو کی نسبت فرمایا کہ "یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت ﷺ کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے۔ ورنہ یونہی مال کو بیجا صرف کرنا ہے عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا ہے۔ انگریز بھی چاہتے ہیں کہ اسے دور کر دیں۔

(البدر جلد نمبر 2 نمبر 11 صفحہ 82 مورخہ 3/ اپریل 1903ء ملفوظات جلد سوم صفحہ 175)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

لعلِ تاباں

کون مجھے بلاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گذر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نچلے آسمان کی طرف ہر رات اتر تا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ میں بادشاہ ہوں۔ کون مجھ کو بلاتا ہے۔ کہ میں اس کی پکار کا جواب دوں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں۔ کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے۔ کہ میں اسے بخشوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نزول فرماتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔

(ترمذی)

مامورِ ربانی کی شان خادمانہ

جناب مرزا خدا بخش صاحب مترجم چیف کورٹ پنجاب لاہور ساکن جھنگ کو ضلع جھنگ میں سب سے پہلے سلسلہ احمدیہ سے وابستگی کا شرف نصیب ہوا۔ آپ نے 24 مارچ 1889ء کو بیعت کی۔ آپ کی روایت ہے کہ

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پسرم عطاء الرحمان جو چند ماہ کا بچہ تھا پیٹ کے درد سے بیمار ہو گیا اور سخت روتا تھا اور چونکہ حضور نے پاس کے ملحق مکان میں ہم خدام کو جگہ دے رکھی تھی اس لئے اس کے رونے کی آواز کو بذاتِ خود جناب نے سن پایا اسی وقت اس خادم کو آواز دی کہ بچہ کیوں روتا ہے میں نے عرض کی یا حضرت اس کے پیٹ میں درد معلوم ہوتا ہے فرمایا۔ کہ ٹھہرو ہم دوائی لا دیتے ہیں میں بہت دیر تک انتظاری کرتا رہا حضرت تشریف نہ لائے آخر میں تھک کر لیٹ رہا اور یہی خیال کیا کہ شاید کثرت کار کی وجہ سے بھول گئے ہوں گے دو اڑھائی گھنٹہ کے بعد حضرت اقدس نے پھر آواز دی عاجز فوراً دوڑتا ہوا حاضر ہوا تو اول نہایت افسوس کا اظہار کیا اور پھر فرمایا کہ میں اس وقت سے صندوقوں میں دوائیں تلاش کرتا رہا ایک دوائی نہیں ملتی تھی آخر ناامیدی کے بعد ایک صندوق سے مل گئی اور اب کل اجزاء ملا کر لایا ہوں میں سن کر بہت متعجب بھی ہوا اور شرمندہ بھی ہوا کیونکہ میں کبھی بھی اس قسم کی تکلیف گوارا نہیں کر سکتا تھا خواہ کتنا ہی کوئی عزیز درد سے چلا رہا ہو اور تعجب یہ کہ موسم سخت گرمی کا تھا اور صندوق کل مکان کے اندر سب کے سب مقفل تھے۔ ایسی سخت گرمی میں مکان کے اندر دو اڑھائی گھنٹہ تک رہنا اور لیمپ کی گرمی کا علاوہ ہونا اور پھر ہر صندوق کا قفل کو کھولنا اور ایک ایک شیشی تلاش کر کے نسخہ تیار کرنا ہر ایک انسان کا کام نہیں۔

یہ صرف اس ہمدرد قوم کا خاصہ ہے کہ ماں باپ سے بھی زیادہ بلا کسی طمع دنیاوی کے شفقت اور مہربانی کرتے ہیں کیا کسی انسان میں ایسی ہمدردی پائی جاتی ہے۔"

(عسل مصفی صفحہ 785 مؤلفہ مرزا خدا بخش صاحب طبع اوّل اپریل 1901ء مطبع اسلامیہ لاہور)

جذبہ قربانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مالی تحریک فرمائی تو ایک ضعیف العمر غریب خاتون نے جب ہر طرف دوسروں کو قربانیاں کرتے دیکھا اور سوچا کہ میرے پاس تو دینے کے لئے کچھ رقم نہیں ہے تو اسے شدید تکلیف ہوئی۔

آخر اس نے وہ گائے جو بچوں کو دودھ پلانے کے لئے رکھی ہوئی تھی وہ پیش کر دی۔ اور حضور کو لکھا کہ جب تک آپ اس کو سنبھالنے کا انتظام نہیں کر لیتے اس وقت تک جو دودھ میں اس سے لوں گی اس کے پیسے ادا کروں گی۔

(خطبہ جمعہ 9 نومبر 84ء)

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایسے وقت بھی آئے کہ کارکنان کو کئی کئی ماہ تک گزارہ الاؤنس نہ دیئے جا سکے۔ مگر سب نے نہایت اعلیٰ درجہ کے صبر اور استقلال کا مظاہرہ کیا۔ بھوک کا یہ عالم تھا کہ دفتر میں کام کرتے ہوئے کارکنوں پر غشی طاری ہو جاتی مگر کبھی اپنا حال ظاہر نہ کیا۔

ہوشیار رہنا۔ یہ جادوگر ہے

دانشمند خاں محب بانڈہ کے ایک رئیس کے لڑکے تھے۔ گاؤں میں ان کی خاصی جائیداد اور زرعی زمینیں ہیں۔ اپنی نوجوانی میں بہت مست اور شرارتی اور بدنام تھے۔ ان کے والد صاحب ان کو گندے ماحول سے نکالنے کے لئے اپنے ایک عزیز کے توسط سے مستونگ بلوچستان میں لے آئے اور یہاں پر نائب داروغہ جیل لگا دیا۔ دانشمند خان کے والد صاحب کی نظر مستونگ میں اچانک ایک احمدی بزرگ حضرت مولوی الیاس خان صاحب پر پڑی تو اپنے بیٹے سے کہنے لگے کہ اس شخص سے ہوشیار رہنا۔ یہ جادوگر ہے ہم نے اس کو اس کے بدمذہب اختیار کرنے کی وجہ سے ملک بدر کروایا ہے۔ اس سے دور ہٹ کر رہو۔ بالکل اس کے قریب نہ جانا۔ دانشمند خان صاحب کہتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کی نصیحت پر عمل کرتا رہا۔ مگر ایک دن جمعہ کے روز اچانک میری اور حضرت مولوی صاحب کی آپس میں ملاقات ہو گئی۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھ سے پوچھا۔ دانشمند خاں کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا نماز جمعہ پڑھنے جا رہا ہوں۔ تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ آج نماز جمعہ ہمارے ساتھ پڑھو۔ دانشمند خاں کہتے ہیں کہ میں بھی دل میں خوش ہوا کہ چلو آج قادیانیوں کی نماز کو دیکھ لوں گا۔ نماز سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور کچھ اس انداز میں پڑھا کہ جیسے میری تمام سابقہ بداعمالیاں حضرت مولوی صاحب پر منکشف ہو گئی ہیں۔ اور وہ ان کا تجزیہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد نماز شروع ہوئی۔ دانشمند خان کہتے ہیں کہ میں نے نماز کیا پڑھنی تھی۔ میں نماز میں ادھر ادھر دیکھتا تھا کہ یہ کس قسم کی نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے محسوس کیا کہ ان کی نماز اور ہماری نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ نماز کے بعد حضرت مولوی صاحب نے تمام احباب جماعت کو جو تعداد میں پانچ چھ تھے اور پنجاب کے رہنے والے ملازم تھے چائے کی دعوت دی اور چائے پر بھی مختلف مسائل پر باتیں ہوتی رہیں۔

دانشمند خان کہتے ہیں کہ دوسرے جمعے میں از خود نماز جمعہ پڑھنے حضرت مولوی صاحب کے مکان پر گیا اور یہ لگن روز بروز بڑھتی گئی۔ دانشمند خان کہتے ہیں:

ایک رات میں سویا ہوا تھا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی میرے پیر پکڑ کر جگاتا ہے اور کہتا ہے اٹھو بیعت کرو۔ میں چارپائی سے اٹھ جاتا ہوں مکان کے کونے کونے میں دیکھتا ہوں۔ مگر کسی غیر شخص کو نہیں پاتا۔ پھر سو جاتا ہوں۔ اس طرح کئی روز تک وقفہ وقفہ سے مجھ سے یہ سلوک ہوتا رہا۔

دانشمند خان کہتے ہیں۔ آخر کار تنگ آ کر ایک دن میں نے حضرت مولوی صاحب سے پوچھا یہ بیعت کیا ہوتی ہے؟ اور جب انہوں نے بیعت کی تشریح کی۔ تو میں نے کہا آج کل کس سے کی جاتی ہے تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے۔ دانشمند خاں کہتے ہیں کہ میں نے فوراً قادیان بیعت کا خط لکھ دیا اور جواب میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا دستخط شدہ پوسٹ کارڈ آیا کہ حضرت صاحب نے تمہاری بیعت قبول فرمالی ہے۔ پوسٹ کارڈ ڈاکخانہ میں پوسٹ ماسٹر نے پڑھا اور دیگر لوگوں کو بتایا کہ دانشمند خان قادیانی ہو گیا ہے۔ دانشمند خان کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے مجھ سے پوچھا تم قادیانی ہو گئے ہو تو میں سینہ تان کر کہتا۔ ہاں! میں قادیانی ہو گیا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ دانشمند خان کے گھر آئے۔ اور فرمایا اب تم احمدی مسائل سے واقفیت حاصل کرو۔ اور قرآن باترجمہ مجھ سے پڑھو چنانچہ میں نے ان سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا اور تمام اہم مسائل سمجھائیے۔

(حیات الیاس ص 48)

پاک محبت

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کو بیعت کی توفیق فروری 1892ء میں ملی آپ اس کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ

قبول احمدیت سے قبل مجھے نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف کوئی توجہ نہ تھی۔ حضور جب 1892ء میں لاہور تشریف لائے تو حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔ وہاں ایک دن حضور کی قیام گاہ پر پہنچا تو دو رکعت نماز ادا کی جس میں ایسا خشوع و خضوع اور حضور قلب میسر آیا کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ طبیعت میں بے حد رقت تھی اور آنکھوں میں آنسو۔ اور دل بیعت کرنے کے لئے تڑپنے لگا اور حضور سے بیعت قبول کرنے کی درخواست کی جو حضور نے قبول فرمالی۔ پھر قادیان جا کر حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا جس نے مجھ پر انقلابی اثر ڈالا۔ یہ حالت دیکھ کر میرے والد صاحب حضرت مرزا نیاز بیگ صاحب پر گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے ایک دوست سے ذکر کیا کہ میں گھنٹوں سوچ میں پڑا رہتا تھا کہ میں نے بچوں پر اتنا روپیہ صرف کیا اور تعلیم دلائی مگر ان کی دینی حالت مایوس کن ہے نماز اور قرآن سے کوئی رغبت نہیں۔ مگر جب میرے بچے (مرزا ایوب بیگ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب) 1892ء اور 1893ء کی تعطیلات میں گھر آئے تو ان میں عجیب تغیر دیکھا کہ نماز سوز و گداز سے پڑھتے ہیں۔ دین سے بے رغبتی کافور ہو گئی ہے اور نماز پنجگانہ کا سلسلہ جاری ہو گیا اور دوسرے طلبا کا جو وقت کھیل کود میں صرف ہوتا تھا یہ نماز اور قرآن خوانی میں صرف کرتے ہیں۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے جب اصل حالات کا جائزہ لیا کہ یہ سب تبدیلی حضرت مسیح موعود کی وجہ سے ہے تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

(رفقائے احمد جلد اول ص 77، 78)

دعا کی قوت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔"

(الحکم 17 ستمبر 1906ء)

اپنے وطن کی سیر —— طارق محمود سدھو صاحب

قدرت کا انعام - جنت نظیر وادی

وادی ہنزہ آپ کی منتظر ہے

وادی ہنزہ پاکستان کے انتہائی شمالی علاقوں کی ایک خوبصورت وادی ہے۔ یہ ہمالیہ (قراقرم) کے بنجر اور برف پوش پہاڑوں کے درمیان ایک سرسبز علاقہ ہے۔ وادی کے اردگرد انتہائی بلند اور برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں موجود ہیں جن میں سے بہت سی 20 ہزار فٹ سے بلند ہیں۔ یہاں کا پانی اور پھل خاص اہمیت کے حامل ہیں اور تقریباً ہر نئے سیاح کے لئے یہ پانی ایک نیا اور منفرد تجربہ ثابت ہوتا ہے۔ وادی میں کئی افراد کی عمر 100 سال سے زیادہ ہے مگر دیکھنے میں وہ 70 سال سے زیادہ کے محسوس نہیں ہوتے۔ اور بعض مصنفین کے مطابق دنیا کے طویل العمر لوگ بھی انہیں پہاڑوں کے باسی ہیں۔ شاید اس علاقے کی آب و ہوا' پانی' تر و تازہ پھل و سبزیاں اور فکر و غم سے دوری ہی ان کی زندگی کے طویل ہونے کا باعث ہے۔ وادی کے اکثر بڑی عمر کے لوگ میدانی علاقوں کے تصور سے بھی ناواقف ہیں۔ اپنی محدود جگہوں اور محدود ضروریات کی بدولت خوش و خرم زندگی گذار رہے ہیں وادی ہنزہ میں پانی کے چشمے اور پھلوں سے لدے باغات خاص طور پر سیب' خوبانی اور اخروٹ وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں دوسرے علاقوں کی نسبت یہاں پھل کافی سستا مل جاتا ہے۔ یہ صرف کہنے کی ہی بات نہیں بلکہ وادی ہنزہ حقیقت میں ایک جنت نظیر وادی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک اچھے سے اچھا لکھنے والا بھی شاید ہنزہ کے حسن کو الفاظ میں مکمل طور پر بیان نہ کرسکے۔

محل وقوع وادی ہنزہ کے جنوب میں گلگت اور شمال میں چین واقع ہے۔ شاہراہ قراقرم جو پاکستان چائنہ کے درمیان ایک مواصلاتی رابطہ ہے اسی وادی سے گذر کر چین میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ شاہراہ دراصل راولپنڈی اسلام آباد کو چین سے ملاتی ہے۔ شاہراہ قراقرم تھاکوٹ سے دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی گلگت تک جاتی ہے اور پھر گلگت سے دریائے ہنزہ کے ساتھ ساتھ وادی ہنزہ تک اور پھر درہ خنجراب کو عبور کرتی ہوئی چین میں داخل ہو جاتی ہے۔ خنجراب وادی ہنزہ کے شمال میں تقریباً 16000 فٹ بلند درہ ہے جو پاکستان اور چین کا بارڈر ہے۔ اس علاقے میں چینی اور پاکستانی لوگوں کی آمیزش ہے۔ یہ دراصل ایک وسیع میدان ہے یہاں بلندی کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت اور ہوائی دباؤ میں کمی سخت ماحول پیدا کرتی ہے۔ اس لئے ٹورسٹ ماحول کی مطابقت سے انتظامات کر کے پہنچتے ہیں۔

دریائے ہنزہ وادی کا مشہور دریا دریائے ہنزہ ہے جو انہیں پہاڑوں میں مختلف نالوں اور چشموں کے ملنے سے بنتا ہے۔ گلگت کے قریب یہ دریا مغربی جانب سے آنے والے دریائے گلگت سے مل جاتا ہے اور مجموعی طور پر یہ دونوں دریا سکردو کی جانب سے آنے والے دریائے سندھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ دریاؤں کے سنگم کا یہ نظارہ شاہراہ قراقرم پر کچھ دیر رک کر کیا جاسکتا ہے۔

کریم آباد وادی کا سب سے اہم اور خوبصورت مقام کریم آباد ہے جو بلند اور سرد ہونے کے ساتھ ساتھ صحت افزاء بھی ہے اور اصل سڑک سے کچھ فاصلے پر واقع ہے جیپ اور ویگن آسانی سے کریم آباد تک پہنچ جاتی ہے۔ یہاں ہر قسم کے ہوٹل آسانی سے مل جاتے ہیں۔ سیر و تفریح اور فوٹو گرافی کے لئے نہایت ہی موزوں جگہ ہے۔

راکاپوشی اس وادی کی مشہور چوٹی راکاپوشی ہے جو کریم آباد سے بالکل واضح نظر آتی ہے۔ دریائے ہنزہ اور شاہراہ قراقرم کے ایک جانب کریم آباد ہے اور دوسری جانب راکاپوشی ہے۔ اس کی بلندی تقریباً 25551 فٹ ہے جو برف سے مکمل ڈھکی ہوئی ہے۔ وادی کے مختلف مقامات سے یہ چوٹی مختلف منظر پیش کرتی ہے۔ کبھی یہ صاف نظر آ رہی ہوتی ہے اور کبھی بادلوں سے ڈھک جاتی ہے اور کبھی دور نظر آتی ہے اور کبھی نزدیک۔ ہر ٹورسٹ اس کا نظارہ کئے بغیر تصویر لئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کریم آباد میں صبح سویرے کا منظر اور راکاپوشی کا چاند کی چاندنی میں منظر قابل دید ہے۔

اہم مقامات وادی ہنزہ میں پہنچ کر ٹورسٹ گاڑیوں کی بجائے پیدل چلنے (Tracking) کو فوقیت دیتے ہیں کیونکہ وادی کے دائیں اور بائیں جانب کچھ کلو میٹرز پہاڑوں میں ایسی جگہیں اور بعض ایسے گلیشیئرز موجود ہیں جن کو انسان ایک جگہ بیٹھ کر دیکھ ہی نہیں سکتا۔ وادی کے دیگر اہم مقامات سلطان آباد' رحیم آباد' سکندر آباد اور علی آباد بھی کریم آباد سے کچھ کم نہیں ہیں لیکن ٹورسٹ کی توجہ کا اصل مرکز کریم آباد ہے اسی لئے یہاں ہوٹل وغیرہ دوسری جگہوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ خنجراب جانے والے اکثر لوگ کم از کم ایک رات اور ایک دن کریم آباد میں قیام ضرور کرتے ہیں گلگت اور ہنزہ کی سب سے زیادہ متاثر کرنے والی بات وہاں کے بچوں کا ٹورسٹ کے ساتھ میل ملاپ ہے۔ بچوں نے ہیلو ہیلو' بائے بائے کے لفظ یاد کئے ہوئے ہیں۔ بچے اپنے ہاتھ ہلا کر یہ لفظ دہراتے ہیں اور ٹورسٹ کے جواب پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں بعض بچے پیسے مانگنے کے لئے روپی پلیز' روپی پلیز (Rupee Please) کہتے ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہاں غیر ملکی ٹورسٹ کا کثرت سے آنا ہے پاکستان کی دیگر وادیوں کی نسبت گلگت اور ہنزہ ایسی وادیاں ہیں جو ٹورسٹ کی توجہ کا زیادہ مرکز ہیں اور بعض اسی علاقے سے ہوتے ہوئے چین چلے جاتے ہیں۔

دست کاری ہنزہ کی دست کاری بہت مشہور ہے خاص طور پر مختلف رنگوں کی بنی ہوئی ٹوپیاں ہیں جو یہاں کی تقریباً تمام عورتیں چاہے وہ بوڑھی ہوں یا جوان پہنتی ہیں۔ یہ ٹوپیاں گلگت کے بازاروں میں بھی عام ملتی ہیں۔ یہاں کی مقامی زبان بروشسکی (Brushuski) ہے جبکہ اردو اور انگریزی زبانیں بھی سمجھی جاتی ہیں۔ بڑی عمر کے لوگ عام طور پر ٹورسٹ کی زبان نہیں سمجھ پاتے۔ وادی ہنزہ کی سیاحت کے لئے بہترین موسم مئی سے اکتوبر تک ہے اس موسم میں یہاں کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ 25 ڈگری اور کم سے کم 05 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ سیاحت کے اس موسم میں بھی سویٹر اور جرسی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ موسم سرما انتہائی شدید ہوتا ہے اور درجہ حرارت منفی میں ہی رہتا ہے اس کے برعکس گلگت کا موسم گرمیوں میں شدید گرم اور سردیوں میں شدید سرد رہتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 33511

میں SAM BUJANG M.BAH ولد مکرم MOMODOU BAHAND SARKU JALLOW پیشہ DISPENSER عمر 41 سال بیعت 1984ء ساکن گیمبیا مغربی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-5-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) COMPOUND برقبہ 150x160 مربع میٹر واقع YALAL-BANA مالیتی 50 ہزار ڈالاسی (2) پلاٹ برقبہ 25x30 مربع میٹر واقع FARAFENNI مالیتی 25 ہزار ڈالاسی (3) سترہ عدد مویشیان مالیتی بائیس ہزار سات سو ڈالاسی اور چار عدد بھیڑیں مالیتی ایک ہزار ڈالاسی۔ اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار ڈالاسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1-6-2000 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد SAM BUJANG M-BAH گیمبیا گواہ شد نمبر 1 KEMO SONKO گیمبیا گواہ شد نمبر 2 MUSA KINTEH گیمبیا

مسل نمبر 33512 میں فرید احمد ولد مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب فرخ پیشہ انجینئر عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-8-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2650 امریکن ڈالر ماہوار بصورت انجینئرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 17-8-2000 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فرید احمد U.S.A گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد U.S.A گواہ شد نمبر 2 سید برہان احمد قریشی

مسل نمبر 33513 میں عثمان ناصر چوہدری ولد ناصر احمد چوہدری پیشہ PROGRAMER عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-4-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ $4800 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عثمان ناصر چوہدری ساکن U.S.A گواہ شد نمبر 1 SHAMSHAD NASIR U.S.A گواہ شد نمبر 2 SHOAIB BASIT ساکن U.S.A

اطلاعات و اعلانات

مختلف پروگرامز واقفین نو

دارالیمن وسطی ربوہ

ماہ مئی 2001ء میں واقفین نو بچوں کا کلو اجمعیاً کا پروگرام ہوا جس میں 60 بچے شامل ہوئے۔

11 تا 13 مئی ورزشی ریلی منعقد کی گئی جس میں واقفین نو اور واقفات نو نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مورخہ 28-5-2001 کو جلسہ یوم خلافت اور تقسیم انعامات منعقد کیا گیا جس میں محترم قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو نے شرکت فرمائی۔ آپ نے بچوں کو خلافت احمدیہ کی برکات کے متعلق بتایا بعد ازاں ورزشی ریلی میں حصہ لینے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(وکالت وقف نو)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 4 جولائی 2001ء کو ھبۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم رانا شہزاد خان صاحب کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ''شازل خاں'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر رانا منور احمد خان صاحب سابق مربی سلسلہ غانا کا نواسہ اور مکرم رانا محمد خان صاحب جرمنی کا پوتا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت اور دراز عمر کے ساتھ دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

قرآن کریم ناظرہ کا دور

خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ میمونہ اعجاز بنت چوہدری اعجاز احمد طاہر صاحب 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد نے ساڑھے چار سال سے کم عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ ختم کرلیا ہے۔ فیصل آباد کے ایک گاؤں میں رہتے ہوئے یہ ایک غیر معمولی بات ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

☆ بارانی انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی راولپنڈی نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔

MIT, MCS, BCE, BIT, BCS

ماسٹرز ماس۔کمیونیکیشن۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17 اگست ہے مزید معلومات کے لئے ادارہ سے اس ٹیلی فون نمبر پر رابطہ کریں۔ 929047

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بشارت احمد صاحب ڈرائیور دفتر روزنامہ الفضل کو مورخہ 28 جولائی 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہیں نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام ''وجاہت احمد'' عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب جٹ آف قطب پور ضلع لودھراں کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، نیک صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نکاح

☆ عزیزہ مکرمہ فرح ناز صاحبہ بنت مکرم کامران محمد نورانی صاحب حال جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم مبارک احمد ملہی صاحب ابن مکرم ظفر احمد ملہی صاحب سکنہ چک نمبر 56/4-R ضلع بہاولنگر بعوض حق مہر -/6000 D.M (جرمن مارکس) بیت المہدی گولبازار ربوہ میں 6 جولائی 2001ء بعد نماز مغرب مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالنور صاحب بابت ترکہ۔ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب)

مکرم عبدالنور صاحب ساکن مکان نمبر 14/2 دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب ابن مکرم چوہدری دیوان علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 2 / 4 1 دارالصدر کل رقبہ 2 کنال 1 مرلہ 34 فٹ میں سے ان کا حصہ 10 مرلہ 153 فٹ ہے۔ ہم سب وارثان کی متفقہ درخواست ہے کہ یہ حصہ ہماری والدہ محترمہ امتہ الحمید بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ الحمید بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ امتہ النصیر صاحبہ (دختر)
(3) محترمہ امتہ الباسط صاحبہ (دختر)
(4) محترمہ بشریٰ منور صاحبہ (دختر)
(5) مکرم عبدالقادر صاحب (پسر)
(6) مکرم عبدالماجد صاحب (پسر)
(7) محترمہ بدر النساء صاحبہ (دختر)
(8) مکرم عبدالنور صاحب (پسر)
(9) محترمہ عطیۃ الملک صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

واجپائی نے استعفیٰ کی دھمکی دے دی بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے حکمران بھارتیہ جنتا پارٹی سے وابستہ اراکین پارلیمنٹ کی جانب سے تنقید کے بعد مستعفی ہونے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی رہنماؤں اور ارکان پارلیمنٹ نے تنقید جاری رکھی اور فیصلوں کی مخالفت کرتے رہے تو فرائض کیسے سرانجام دے سکتا ہوں۔ انہوں نے جذباتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں حکومت کو صحیح انداز میں نہیں چلا سکا بوڑھا ہو چکا ہوں۔ صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی اس لئے بہتر ہے کہ عہدہ چھوڑ دوں۔ سینئر وزراء نے استعفیٰ کی دھمکی واپس لینے پر واجپائی کو راضی کرلیا۔

بھارت میں ایک اور مسجد شہید کر دی گئی

بھارتی ریاست راجستھان میں انتہا پسند ہندوؤں نے مغلوں کی تعمیر کردہ سولہویں صدی کی تاریخی مسجد کو شہید کرنے کے بعد اس کی جگہ مندر بنا دیا ہے۔ مقامی انتظامیہ نے مسلمانوں کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اس مسجد میں 1956ء تک باقاعدہ نماز ہوتی رہی لیکن اس علاقے سے مسلمانوں کی ہجرت کے باعث مسجد غیر آباد ہو چکی تھی۔

مقبوضہ کشمیر میں 21 بھارتی فوجی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین سے خونریز جھڑپوں میں 21 بھارتی فوجی ہلاک اور 12 مجاہدین شہید ہو گئے۔ درگاہ حضرت شاہ احمد کرمانی کی بے حرمتی کے خلاف کشمیر میں ہڑتال اور مظاہرے ہوئے۔ کشمیری لیڈروں نے کہا کہ کشمیریوں کی جدوجہد جاری رہے گی۔ بھارتی حکومت فوج کو لگام دے۔

امریکی دفاعی نظام کا توڑ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ روس نے امریکہ کے دفاعی میزائل نظام کا توڑ کرنے کی صلاحیت کا حامل نیا ہائی سپیڈ کروز میزائل بنا لیا ہے۔ روس نے ایس ایس 25 بین البراعظمی میزائل کا دو ہفتے قبل کامیاب تجربہ کیا جسے ڈویلپ کر کے امریکی میزائل ڈیفنس سسٹم کا توڑ کرنے کے قابل بنا لیا۔ امریکی حکام پریشان ہیں اور روسی میزائل کے متعلق تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ روسی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ اینٹی بلاسٹک میزائل سمجھوتے پر امریکہ کے ساتھ سودے بازی نہیں کریں گے۔

اسرائیل کا حماس کے دفتر پر حملہ اسرائیلی فوج نے غرب اردن کے شہر نابلوس میں حماس کے دفتر پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ دو لیڈروں سمیت 8 فلسطینی شہید ہو گئے۔ متعدد افراد زخمی ہوئے سات منزلہ عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔

افغانستان پر پابندیاں حکومت افغانستان نے اقوام متحدہ کی طرف سے طالبان پر پابندیوں کے نفاذ پر عمل درآمد کے لئے مانیٹر بھجوانے کے فیصلے کو اپنی داخلی خودمختاری میں مداخلت قرار دیا ہے۔ طالبان کے دفتر خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مانیٹرنگ ٹیموں کی آمد کو جارحیت تصور کرتے ہوئے ان سے ملا عمر کے فرمان کے مطابق نمٹا جائے گا۔ پاکستان کے قبائلی علاقے بھی انہیں برداشت نہیں کریں گے۔ تاہم حکومت پاکستان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے مانیٹروں سے تعاون کریں گے اقوام متحدہ مسئلہ پر بات چیت کرے اور نرمی برتے۔

بھارتی صوبہ منی پور میں مکمل ہڑتال باغی قبائلی ناگا گروپوں کی اپیل پر بھارتی صوبے منی پور میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ دارالحکومت کا زمینی رابطہ بھارت سے کٹ گیا۔ معمولات زندگی مفلوج ہو گئے۔ صوبے کے ناگا اکثریتی علاقوں میں سیکورٹی فورسز کا زبردست گشت جاری رہا۔ علاقے میں کشیدگی میں اضافہ ہو گیا۔

تائیوان میں 46 افراد ہلاک تائیوان کے مشرقی اور جنوبی علاقوں میں آنے والے شدید طوفان باد باراں میں 46 افراد ہلاک اور ڈیڑھ سو لاپتہ ہو گئے ہیں۔ گزشتہ پچاس سال میں یہ بدترین سیلاب ہے۔

امریکی ڈالر کی قیمت میں کمی اوپن مارکیٹ میں امریکی ڈالر کی قدر میں 30 پیسے کی کمی ہو گئی ہے۔ مارکیٹ میں امریکی ڈالر کی قیمت فروخت 67 روپے ہو گئی ہے۔

عرب لیگ کا ہنگامی اجلاس فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ یاسر عرفات نے عرب لیگ کا ہنگامی اجلاس بلانے کے لئے تیونس کی حکومت سے صلاح مشورے کے بعد سعودی عرب پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ سعودی حکام سے مذاکرات میں مصروف ہیں تاکہ عرب لیگ کا ہنگامی اجلاس بلایا جا سکے۔

بقیہ صفحہ 2

ساتھ ہی ایک پلاٹ خریدا تھا اور یہ پلاٹ ایک پہاڑی پر واقع ہے۔

اب خدا نے جماعت کو وہاں پر بہت ہی خوبصورت بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق دی وہاں چیف نے بہت تعاون کیا۔ وہاں کی جماعت نے اور نیروبی کی جماعت نے اس پلاٹ کو ہموار کرنے میں بہت وقار عمل کئے۔ اور خدا کے فضل سے مستری، مزدور سب احمدی تھے اور نو مبایعین تھے۔ سب نے مل جل کر یہ خوبصورت بیت تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اس علاقہ میں خدا کے فضل سے احمدیوں کی تعداد 700 کے قریب ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 جولائی 2001ء)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : یکم اگست-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم ازکم درجہ حرارت 23 زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ
☆ جمعرات 2- اگست غروب آفتاب: 7-07
☆ جمعہ 3- اگست طلوع فجر: 3-51
☆ جمعہ 3- اگست طلوع آفتاب: 5.22

کشمیر کے حل میں امید کی کرن پیدا ہوئی ہے

امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کرسٹینا روکا نے اسلام آباد میں صدر مملکت جنرل مشرف، وزیر داخلہ اور وزیر خزانہ سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی- صدر کے ساتھ کرسٹینا کی ملاقات کے وقت امریکہ میں پاکستان کی سفیر ملیحہ لودھی بھی موجود تھیں- کرسٹینا سے گفتگو کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ حقیقی جمہوریت ہی پاکستان کا مستقبل ہے اور ملک بتدریج اس منزل کی جانب بڑھ رہا ہے- صدر نے انہیں آگرہ میں بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کا احوال بتاتے ہوئے کہا کہ اس سربراہی کانفرنس کے انعقاد سے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے امید کی کرن پیدا ہوئی ہے-

تیز رو ٹرین پٹڑی سے اتر گئی' تین ہلاک

کراچی سے پشاور جانے والی تیز رو ایکسپریس ڈیرہ نواب کے قریب رات گئے پٹڑی سے اتر گئی- جس کے نتیجے میں ایک خاتون سمیت تین افراد ہلاک اور 17 زخمی ہو گئے- زخمیوں کو سی ایم ایچ ڈیرہ نواب صاحب اور بی وی ہسپتال بہاولپور پہنچایا گیا

ریلوے لائن کی پلیٹیں اور بولٹ کھلے تھے

چیئرمین ریلوے نے فیڈرل گورنمنٹ انسپکٹر ریلویز کو تیز رو کے حادثہ کی انکوائری کا حکم دے دیا ہے- ابتدائی انکوائری کے مطابق یہ حادثہ فش پلیٹس اور بولٹ کھولنے کی وجہ سے ہوا جو تخریب کاری ہو سکتی ہے- اس کے علاوہ امکان ہے کہ اپ اینڈ ڈاؤن لائنوں کی فنگز نکال دی گئی تھیں جبکہ لائنوں کے جوائنٹ بھی اپنی جگہ پر نہیں تھے

بریگیڈیئر (ر) امتیاز کو 8 سال قید 71 لاکھ جرمانہ

احتساب عدالت راولپنڈی کے جج سید سخی حسین بخاری نے انٹیلی جنس بیورو کے سابق سربراہ بریگیڈیئر (ر) امتیاز احمد کو دوران ملازمت اختیارات کے ناجائز استعمال، کرپشن، رشوت اور بدعنوانی کے ذریعے کروڑوں روپے کی مالیت کے غیر قانونی اثاثے بنانے کا جرم ثابت ہونے پر 8 سال قید سخت اور 71 لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے- جبکہ اسلام آباد میں واقع ان کی کوٹھیاں ضبط کرنے 21 سال کی نا اہلی اور دس سال کے لئے مالیاتی اداروں سے قرض لینے پر پابندی کا حکم بھی سنایا- فاضل جج نے ان کے شریک ملزم عرفان اے خواجہ کے نام تمام جائیداد ضبط کرنے کے علاوہ انہیں دو لاکھ روپے جرمانہ اور 2 سال قید سخت کی سزا سنائی- ان کا بیٹا ندیم امتیاز بیروت فرار ہو چکا ہے-

آبادی میں اضافہ روکے بغیر ترقی ممکن نہیں

وفاقی وزیر خزانہ اور اقتصادی امور شوکت عزیز نے کہا ہے کہ آبادی میں اضافہ روکنے کے لئے غربت کا خاتمہ ضروری ہے- غربت کے خاتمے کے لئے پیداوار ناگزیر ہے لیکن یہ تب ہوگا جب آبادی میں تیزی سے اضافہ روکا جائے کیونکہ آبادی بڑھنے سے غربت بڑھے گی- وہ وزارت خارجہ میں آبادی کی بہبود کے متعلق کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے-

نئے ضلعی نظام کے محکمے اور اختیارات

حکومت پنجاب نے ضلعی حکومتوں کے نئے نظام میں ضلعی حکومت میں 12 اور تحصیل کونسل میں 4 محکمے رکھنے کو حتمی شکل دے دی ہے- پنجاب کابینہ نے اپنے حالیہ اجلاس میں لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس 2001ء کی جو منظوری دی اس کے تحت ضلعی سطح پر تعینات ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر' ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر' ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز اور تحصیل میونسپل آفیسرز جیسے اہم ذمہ دار آفیسرز کی براہ راست اور بین الاضلاعی تبادلوں کے سلسلہ میں تبدیلی و تقرری کا اختیار ناظموں کی بجائے صوبائی حکومت کو سونپا گیا ہے-

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ-
کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ 212755-212855
☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎4415845
☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎214338
☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈپو مین کورنگی روڈ کراچی
☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎542502
☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد- 041-638719
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX:219065 ☎291024

دو سینئر فوجی افسر فراڈ کر کے فرار

- دو سینئر فوجی آفیسرز مبینہ طور پر ڈیڑھ ارب روپے کا فراڈ کر کے بیرون ملک فرار ہو گئے- ایک اعلیٰ سطحی آرمی انکوائری بورڈ نے اس واردات کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ خورد برد کی جانے والی رقم اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے- پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو وصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق راولپنڈی گیریژن (ایسٹ اینڈ ویسٹ) کے چار آرمی آفیسرز اور 22 ملازمین اس واردات میں شامل ہیں- ایک کرنل' ایک لیفٹیننٹ کرنل اور دو میجر اس کارروائی میں ملوث بتائے جاتے ہیں-

آزاد کشمیر کابینہ آج حلف اٹھائے گی

آزاد کشمیر میں قائم ہونے والی نئی حکومت کی متوقع کابینہ آج (2- اگست) مظفر آباد میں اپنے عہدوں کا حلف اٹھائے گی- محکموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا-

ملازمتوں میں کوٹہ سسٹم اسلام کے خلاف ہے

اسلامی نظریاتی کونسل نے قرار دیا ہے کہ ملازمتوں میں کوٹہ سسٹم کے اصول کو اسلامی عدل وانصاف کے اصول کے خلاف ہونا ثابت اور ظاہر ہے تاہم اگر اسے اضطراری اور مجبوری کی کیفیت کے پیش نظر کچھ مزید عرصہ کے لئے باقی رکھنا ناگزیر ہو تو کونسل یہ سفارش کرتی ہے کہ آئین کے آرٹیکل 27 کے استثناء میں 20 سال کو 40 سال سے بدلنے کی بجائے 30 سال کر دیا جائے گا- تاکہ یہ استثنا 2003ء میں ختم ہو جائے-

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے- بڑی -/200 روپے
رجسٹرڈ
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
✆ 04524-212434 Fax:213966

قرار حمل کے لئے
حب شفاء الرحم / حب امید
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ 211538

خوشخبری
ربوہ میں پہلی مرتبہ صرف خواتین کے لئے کمپیوٹر ٹریننگ وانٹرنیٹ کلب، کوکنگ، ڈریس ڈیزائننگ اور ہوم ڈیکوریشن کورسز کے لئے علیحدہ سیکشن شروع کیا جا رہا ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل لیڈیز سٹاف درکار ہے
1- انسٹرکٹرز تعلیم B.A/B.Sc 2- اسسٹنٹ تعلیم میٹرک (خواہشمند 8 اگست تک درخواست بھجوائیں)
مسز قریشی ایبکس سافٹ 21/21 دارالرحمت شرقی الف (بیت البشیر روڈ) فون 213694، 211668

EVER SHINE
ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
Ever Shine انڈسٹریز پاکستان بھر میں اعلیٰ کوالٹی کی مصنوعات واشنگ پاؤڈر Speed اور New Lite انٹرنیشنل سائشے پیک کے علاوہ شو پالش اور لیکوڈ نیل کی طرز پر کئی لانڈری سے متعلقہ مصنوعات متعارف کروا رہی ہے کمپنی کو اپنی مصنوعات کی وسیع تر تقسیم کیلئے پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں انتہائی فعال ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں-

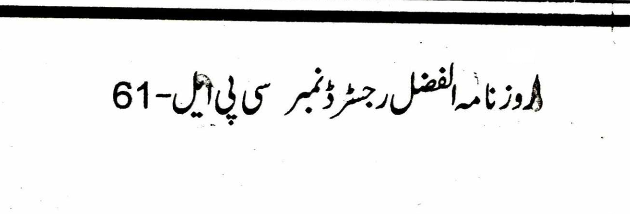

G.P.O.BOX # 780 FAISALABAD
PAKISTAN.
PH: 041-629655 MOB:0303-6704323

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61